السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیاایسے مذبح خانوں میں ملازمت جائز ہے جہاں مرغیوں کو غیر شرعی طریقے سے ذبح کیا جاتا ہو، نیز شریعت میں ذبح کا صحیح طریقہ کیا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلے میں پہلے دوائمہ کی رائیں ملاحظہ ہوں :

غیر شرعی طریقے سے جانور کا ذبح کرنا گناہ ہے اورگناہ کے کام میں تعاون کرنے سے منع فرمایا گیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۲ ... سورة المائدة

’’گناہ اور سرکشی کے کاموں پر تعاون نہ کرو۔،،

البتہ اگر ایک مسلمان جوکہ ایک غیر مسلم مذبح خانے میں کام کرتا ہو لیکن جانور کو باقاعدہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرتا ہو تو اس کی کمائی کے حلال ہونے میں کوئی شک نہیں ہونا چاہیے ۔ ذبیحہ کے حلال ہونے کے لیے چار شروط کا پایا جانا ضروری ہے ، جن میں سے پہلے دو شرطیں قرآن سے اوردوسری دو شرطیں حدیث سے ماخوذ ہیں :

1۔ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا اہل کتاب (یہودی ونصاریٰ) میں سے ہو۔

2۔ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا جائے (اگر بھول جائے تو کوئی حرج نہیں ، ہاں اگر اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا تو حلال نہ ہوگا) ۔

3۔ گردن پر اس طرح چھری چلائی جائے کہ خون کی دو رگیں اور ہوا اور خوراک کی دونالیاں کٹ جائیں ۔

4۔ چھری یا کسی تیز دھار آلے سے ذبح کیا جائے ۔

اب ایک سوال یہ رہ جاتا ہے کہ آیا یہود ونصاریٰ کا ذبیحہ مطلقاً جائز ہے یا نہیں ؟

جواباً عرض ہے کہ جہاں تک یہود کا تعلق ہے وہ ذبیحہ کی ساری شرائط پوری کرتے ہیں ، اس لیے ان کا ذبیحہ (کوشر Kosher) جائز ہے اور جہاں تک عیسائیوں کا تعلق ہے تو ان کے ذبیحے میں دو باتوں کا فقدان ہے ۔ ایک تو یہ کہ وہ اللہ کا نام نہیں لیتے ، دوسرے یہ کہ بھیڑ گائے وغیرہ کو ذبح سے پہلے برقی جھٹکا دیتے ہیں ، یا اگر جانور بڑا ہو تو اسے ہتھوڑے کی مانند ایک بلٹ ماری جاتی ہے ، جس سے جانور بے ہوش ہوجاتا ہے اور پھر اسے ذبح کیا جاتا ہے ۔

اوراگر مرغی کا ذبیحہ ہو تو مرغیوں کو پانی کے ایسے ٹب سے گزارا جاتا ہے جس میں برقی رو دوڑ رہی ہوتی ہے ، جونہی الٹی لٹکی ہوئی مرغی کا سر اس پانی سے گزرتا ہے مرغی بے ہوش ہوجاتی ہے اور پھر ایک خود بخود گھومنے والے تیز دھار آلے کی زد میں اس کی گردن گزرتی چلی جاتی ہے اور خون بہنا شروع ہوجاتا ہے ۔

جہاں تک اس طریقے سے مرغی کے ذبیحہ کا تعلق ہے تو برطانیہ فوڈ انڈسٹری کی اپنی رپورٹ کے مطابق تیس فی صد مرغیاں برقی رو سے مرجاتی ہیں ۔ گویا ہمارے پاس یہ جاننے کا کوئی ذریعہ نہیں کہ کون سی مرغی بوقت ذبح زندہ تھی اور کون سی مردہ۔

نبی کا فرمان ہے :

«دع ما یریبک الی مالا یریبک»

’’جس میں شک ہو اسے چھوڑ دو اور اسے اپنا لو جس میں شک نہ ہو۔،،

(جامع الترمذی ، صفة القیامة ، حدیث : 2518 ، وسنن النسائی ، الاشربة ، حدیث : 5714)

کیونکہ مرغی کے ذبیحہ میں شک واقع ہوگیا، اس لیے عیسائیوں کے کمرشل ذبیحہ سے بچنا چاہیے۔ جہاں تک دوسرے جانوروں کا تعلق ہے تو یہ جانور ''موقوذہ،، (چوٹ کھایا ہوا جانور) کی تعریف میں آتے ہیں۔ گو سورہ مائدہ کی آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا جانور جو دم گھٹنے کی بنا پر، چوٹ لگنے کی بنا پر، اونچائی سے گرنے کی بنا پر، دوسرے جانور کے سینگ سے زخمی ہونے کی بنا پر اگر مرنے کے قریب ہو اور مرنے سے پہلے اسے ذبح کرلیا جائے تو اس کا کھانا جائز ہے لیکن یہ اضطراری ذبیحہ کا بیان ہے، نہ کہ اختیاری ذبیحہ کا۔

ظاہر ہے کہ اگر تازہ پھل دستیاب ہو تو ایک انسان گلاسڑا پھل کیوں کھائے گا؟ اسی وقت کھانے پر مجبور ہوگا جب بھوک سے بے تاب ہو اور صرف گلاسڑا پھل ہی موجود ہو، اس لیے اس قسم کے ذبیحہ کو ہم بالکل حرام تو نہیں کہہ سکتے لیکن اتنا ضرور کہیں گے کہ جہاں حلال گوشت دستیاب ہو، وہ بھی نہ ہو تو ''کوشر،، موجود ہو تو پھر مشینی ذبیحہ کیوں کھایا جائے؟ بعض لوگ یہ استدلال بھی کرتے ہیں کہ جب قرآن نے اہل کتاب کا ذبیحہ جائز رکھا ہے تو آپ یہ شرطیں کیوں لگاتے ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اہل کتاب کا ذبیحہ صرف اسی لیے جائز رکھا گیا ہے کہ وہ ایک کتاب (تورات) کے حامل ہیں، جس میں انہیں ذبح کرنے کا طریقہ بتادیا گیا ہے۔

ہم مسلمان بھی تو اہل قرآن ہونے کی بنا پر ایک مسلمان کا ذبیحہ کھاتے ہیں کہ قرآن میں ذبیحہ کی لازمی شرط بتادی گئی ہے۔ اب اگر مسلمان یا عیسائی اپنی کتاب میں دی گئی شرائط کو ملحوظ نہ رکھے تو وہ کتاب کے ہوتے ہوئے بھی جاہل قرار دیا جائے گا اور اسی لیے اس کا ذبیحہ جائز متصور نہ ہوگا۔

ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ اہل کتاب میں سے یہود نے کتاب کی شروط ملحوظ رکھیں تو ان کا ذبیحہ جائز قرار پایا اور عیسائیوں نے ان شروط کو پس پشت ڈال دیا، اس لیے ان کا ذبیحہ جائز نہ رہا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

حلال و حرام کے مسائل، صفحہ: 361

محدث فتویٰ